

# جمال مصطفیٰ

○ حافظ محمد یونس

**وجاہت** | ایک یہودی عالم عبداللہ بن سلام، حضور نبی کریم علیہ السلام کی مدینہ میں تشریف آوری کے وقت آپ کو دیکھنے آئے تو دیکھتے ہی پکار اٹھے۔  
”یہ چہرہ ایک بھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا“

(سیرۃ المصطفیٰ جلد اول ص ۲۳۹ مولانا محمد ادریس کاندھلوی)

ابورمثہ تیمی کہتے ہیں کہ ”میں اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر حاضر ہوا۔ تو لوگوں نے دکھایا کہ یہ ہیں اللہ کے رسول! میں نے دیکھتے ہی کہا۔ واقعی یہ اللہ کے رسول ہیں“

(شمائل ترمذی)

طارق حماربی کا بیان ہے کہ مدینے میں ایک قافلہ آیا، تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے اُن سے ایک اونٹ کا سودا کر لیا، اور یہ کہہ کر اونٹ کو ہانک لائے کہ ابھی قیمت بھجوائے دیتا ہوں۔ قافلہ والے گھبرا گئے تو ایک محل نشین خاتون نے کہا ”مطمن رہو، میں نے اس شخص کا چہرہ دیکھا تھا۔ جو چودھویں کے چاند کی طرح روشن تھا۔ وہ کبھی تمہارے ساتھ بد معاملگی کرنے والا شخص نہیں ہو سکتا، اگر وہ آدمی اونٹ کی رقم ادا نہ کرے گا تو میں اپنے پاس سے ادا کر دوں گی۔“

(سیرت النبی شبلی جلد دوم صفحہ ۳۰۶)

ابوقرمانہ کی والدہ اور خالہ حضور کی خدمت میں اسلام قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئیں، تو یوں گویا ہوئیں ”ہم نے ایسا خوب روشن شخص کوئی اور نہیں دیکھا، ہم نے آپ کے منہ سے روشنی سی کھلتی دیکھی ہے“

(المواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۲۵۵)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں ”میں نے رسول اللہ سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا، ایسا

معلوم ہوتا تھا گویا آفتاب ریح انور پر چل رہا ہے ” (شامل ترمذی)  
 ربیع بنت معوذ سے پوچھا گیا، ”آنحضرتؐ کیسے تھے، کہنے لگیں، ”اگر تم حضورؐ کو دیکھتے تو یوں  
 سمجھتے کہ اٹھتا ہوا سورج دیکھ رہے ہو“ (داری)

سیدنا حضرت علیؓ فرماتے ہیں، ”حضورؐ سب سے زیادہ نیک دل، سب سے زیادہ راست گو،  
 سب سے زیادہ نرم مزاج، سب سے زیادہ خوش خلق تھے، پہلی نظر میں ہر کوئی آپؐ کی ہیبت  
 سے مرعوب ہو جاتا تھا۔ لیکن کچھ دیر حاضری کے بعد محبت کرنے لگتا تھا، میں نے آپؐ سے  
 پہلے اور بعد کسی کو بھی حضورؐ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا“ (شامل ترمذی)  
 حضرت جابر بن سمرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ چاندنی رات میں حضورؐ کو دیکھ رہا  
 تھا۔ آپؐ اس وقت سُرُخ کپڑا زیب تن کئے ہوئے تھے۔ میں کبھی چاند کو دیکھتا تھا اور کبھی آپؐ کو۔ بالآخر  
 میں اس فیصلہ پر پہنچا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے کہیں زیادہ حسین ہیں۔  
 (مشکوٰۃ باب صفۃ النبی۔ ترمذی داری)

ہند بن ابی ہارثہؓ کہتے ہیں، ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت شاندار تھے، چہرہ اس طرح  
 چمکتا دمکتا جیسے چودھویں کا چاند!“ (شامل ترمذی)

حضرت براءؓ بن عازب کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام آدمیوں سے زیادہ حسین  
 تھے۔ میں نے حضورؐ کو ایک مرتبہ سُرُخ کپڑے زیب تن کئے دیکھا، اور نہیں کہہ سکتا کہ آپؐ سے  
 زیادہ کبھی کسی زلفوں والے کو خوبصورت دیکھا ہو، آپؐ کے شانوں تک بال لٹکے ہوئے تھے،  
 (صحیحین)

کعب بن مالک کہتے ہیں، ”جب حضورؐ کسی بات پر خوش ہوتے تو چہرہ مبارک اس طرح روشن  
 ہو جاتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے۔“ (صحیحین)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں، ”میں نے حضورؐ سے پہلے اور حضورؐ کے بعد کبھی کسی کو آپؐ کا سا خوبصورت  
 نہیں دیکھا۔ رنگ چمکیلا گورا تھا۔ پیشانی پر پسینہ ایسا نظر آتا تھا گویا موتی بکھرے ہیں۔“  
 (صحیحین)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے، ”میں نے حضورؐ سے زیادہ کسی کو جری، سخی اور حسین  
 (۱۱۱)

نہیں دیکھا“ (مسند احمد)

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے، ”حضورؐ جس راستے سے گزر جاتے تھے بعد میں آنے والوں کو خوشبو سے پتہ لگ جاتا تھا کہ ادھر سے حضور تشریف لے گئے ہیں۔“  
(صمیمین)

حضرت حسان بن ثابتؓ نے اپنے ایک بے قصیدے میں حضورؐ کے اجمال اقدس کو یوں عقیدت کا نذرانہ پیش کیا ہے :

واحسن منك لم تر قط عینی      واجمل منك لم تلد النساء  
خلقت مبسأ من كل عیب      كانك قد خلت كما تشاء

(آپؐ سے زیادہ حسین میری آنکھوں نے نہیں دیکھا اور آپؐ سے زیادہ خوبصورت فرزند کسی عورت کے بطن سے پیدا نہیں ہوا، آپؐ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے، گویا آپؐ کی تخلیق آپؐ کی منشاء کے مطابق ہوئی :

**چہرہ** | آپؐ کا روئے مبارک نہایت خوبصورت اور بارونق تھا، بہت پرگوشت اور بالکل گول نہ تھا بلکہ کسی قدر بیضوی تھا۔

حضرت برآء بن عازب سے پوچھا گیا: ”کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی طرح لمبا اور

چمکیلا تھا؟“ کہنے لگے ”نہیں بلکہ چاند کی طرح منور اور خوبصورت“ (مسلم)

ہند بن ابی مالہ کا بیان ہے = مددۃ الوجہ کانتہ قطعۃ قمر (ترمذی)

”چہرہ مبارک گول تھا جیسا چاند کا ٹکڑا“

سیدنا حضرت ابو بکر صدیقؓ فرمایا کرتے تھے: ”آپؐ کا چہرہ ایسا تھا گویا چاند کا ٹکڑا“ (خصائص)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بیان ہے۔ ”حضورؐ کا چہرہ بالکل گول نہیں تھا۔ بلکہ گولائی لئے بیٹے

تھا۔“ (ترمذی)

حضرت ہند بن ابی مالہ سے روایت ہے کہ حضورؐ کی پیشانی کشادہ، ابرو خمدار، باریک اور

گنجان تھے (دونوں جدا جدا) دونوں کے درمیان ایک رگ کا اُبھار تھا جو غصہ آنے پر نمایاں ہو

جاتا“ (شمائل ترمذی)

حضرت کعب بن مالک کہتے ہیں کہ مسرت آپ کی پیشانی سے جھلکتی تھی۔ (صحیحین)

**رنگت** | رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ اتنا گورا تھا گویا چاندکے ڈھالے گئے ہیں۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ کی رنگت میں نہ چونے کی طرح سفیدی تھی، نہ ساڈلا پن، بلکہ گندم گوں جس میں سفیدی غالب تھی۔ (شمائل ترمذی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آپ کی رنگت سفید سرخی مائل تھی۔ ابو الطفیل کا بیان ہے کہ سفید مگر ملاحظت دار۔ ہند بن ابی ہالہ کا کہنا ہے "سفید چمکدار" اور حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رنگت ایسی گویا چاندی سے بدن ڈھلا ہوا تھا۔ (شمائل ترمذی)

**رخسار** | آپ کے رخسار ستواں اور بالوں سے صاف تھے، طبع مبارک پر کوئی بات گراں گزرتی تو سُرخ ہو جاتے تھے۔

ہند بن ابی ہالہ کا بیان ہے کہ حضورؐ کے رخسار مبارک ہموار اور ہلکے تھے اور نیچے کو ذرا سا گوشت ڈھلکا ہوا تھا۔ (شمائل ترمذی)

**دہن** | حضرت جابر بن سمرہ اور ہند بن ابی ہالہ کے بیان کے مطابق آپ کا دہانہ لطافت کے ساتھ کشادہ اور اعتدال کے ساتھ فراخ تھا۔ (شمائل ترمذی)

**دندان مبارک** | حضورؐ کے دندان مبارک خوب سفید سچے موتی کی طرح تاباں، اوپر نیچے چڑھے نہ تھے۔ ترتیب سے دو صفیں قائم تھیں۔ سامنے کے دانتوں میں ہلکی سی درز تھی جیسا کہ عبد اللہ بن عباسؓ کہتے ہیں۔ حضورؐ کے دانت بڑے ہی چمکیلے تھے۔ منہ کھولتے تھے تو دانتوں سے ایک نور سا نکلتا معلوم ہوتا تھا۔ (دارمی)

**آنکھیں** | نبی کریم علیہ السلام کی آنکھیں بڑی بڑی سرسبک تھیں۔ پتلی خوب سیاہ۔ سفیدی میں لال ڈورے پڑے ہوئے تھے۔ آنکھوں کے شگاف کشادہ۔ دونوں طرف کے گوشے سُرخ اور ہلکیں کالی لمبی لمبی تھیں، حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں، "اگر تم حضورؐ کو دیکھتے تو سمجھتے آنکھوں میں سُرخ لگا ہے۔ حالانکہ سرمہ لگانہ ہوتا تھا۔" (ترمذی)

گوشہ چشم سے نظریں نیچی کر کے دیکھنے کا عجیب حیا دارانہ انداز تھا۔

**ناک** | آپ کی ناک ستواں اور ایسی تھی کہ پہلی نظریں بلند اور کھڑی معلوم ہوتی تھی۔ مگر

ر اصل نہایت ہی خوبصورت اور چہرے کے مناسب تھی۔

ہند بن ابی مالہ کا کہنا ہے کہ ”ہاک بلندی مائل۔ اس پر نورانی چمک۔ جس کی وجہ سے

پہلی نظر میں بڑی معلوم ہوتی۔“ (شمائل ترمذی)

**ریش** | ریش مقدس، خوب گھنی اور بھاری تھی، کنپٹیوں سے حلق تک پھیلی تھی۔ اطراف سے

بڑھے ہوئے بال تراش دیا کرتے تھے، پوری ڈاڑھی سیاہ تھی، بڑھاپے میں بھی صرف ٹھوڑی

سے اوپر چند بال سفید دکھائی دیتے تھے۔ ہند بن ابی مالہ کا بیان ہے کہ آپ کے بھرپور اور گنجان

بال تھے۔“

**گردن** | حضرت علیؓ فرماتے ہیں، کہ حضورؐ کی گردن چاندی کی بنی معلوم ہوتی تھی۔ (ابن سعد) ہند بن

ابی مالہ کا کہنا ہے۔ کہ حضورؐ کی گردن ایسی صاف اور خوبصورت تھی۔ گویا چاندی سے کاٹ کر بنائی

گئی ہے۔“ (شمائل ترمذی)

**سر اور بال** | آپ کا سر بڑا تھا۔ بال بہت گھنے اور خوب کالے تھے۔ جو کانوں کی لوتک

لے رہتے تھے۔ جب زیادہ بڑھ جاتے تھے اور کندھوں تک آجاتے تھے تو تراش کر کم کر دئے

جاتے تھے۔ بال نہ بہت پیچیدہ گھونگڑیالے تھے نہ باہل سیدھے اور کھڑے تھے۔ ہلکی

ہلکی لہریں ان پر پڑی معلوم ہوتی تھیں۔ آخر عمر تک تھوڑے ہی سے بال کنپٹیوں پر اور

سر میں سفید ہوئے تھے۔ تیل لگاتے تو دکھائی نہ دیتے۔ درنہ نظر آتے تھے۔ بدن پر بال نہ تھے مگر ایک

باریک سیاہ لکیر بالوں کی سینہ سے ناف تک کھنچی ہوئی تھی۔ اور کلائیوں، پنڈلیوں، موٹوں

اور سینہ کی بلندیوں پر روئیں پھیلے ہوئے تھے۔

ہند بن ابی مالہ کہتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کا سر بڑا مگر اعتدال اور مناسبت کے

ساتھ تھا۔ آپ کے سر کے بالوں میں درمیان سے نکلی ہوئی ہلکی نیلیاں تھی۔ بدن پر بال

زیادہ نہ تھے۔ کندھوں، بازوؤں اور سینہ کے بالائی حصہ پر تھوڑے سے بال تھے۔“

(شمائل ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں، کہ آپ کے بال قدرے خمدار تھے، حضرت انسؓ کا قول ہے

کہ ہلکا خم لئے ہوئے تھے۔“ قاعدہ کہتے ہیں، کہ نہ باہل سیدھے تھے اور نہ زیادہ پیچدار

تھے۔ "برہن عازب کا کہنا ہے، کہ گنجان تھے اور کبھی کبھی کانوں کی ٹونک لمبے اور کبھی  
شانوں تک ہوتے تھے" (صحیحین)

جسم آپ کا جسم مبارک بہت بھرا ہوا لیکن بھدرا نہ تھا۔ بلکہ گداز۔ سدول، مضبوط۔  
معدل اور گٹھا ہوا تھا۔

حضرت علی فرماتے ہیں کہ آپ کا بدن موٹا نہیں تھا۔ ہند بن ابی مالہ کا کہنا ہے  
کہ "آپ کا بدن گٹھا ہوا تھا۔ اور اعضاء کے جوڑوں کی ہڈیاں بڑی اور مضبوط تھیں"  
ابن عمر کہتے ہیں "میں نے رسول اللہ سے بڑھ کر کوئی بہادر اور زور آور نہیں دیکھا۔ (شامل ترمذی)  
المواہب ج ۱ ص ۳۱ میں ہے کہ ذبیوی نعمتوں سے بہرہ اندوز ہونے والوں سے حضور کا جسم  
(باوجود فقر و فاقہ کے) زیادہ تروتازہ اور توانا تھا۔ عمر کرتے وقت آپ نے ۶۳ اونٹ خود  
نحر کئے۔

قد آپ کا قد نہ بہت لمبا تھا نہ بالکل چھوٹا۔ میانہ قدوں سے کچھ نکلتا ہوا۔ لیکن لمبے آدمیوں  
کے ہجوم میں بھی نمایاں نظر آتے تھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ آپ کا قد نہ زیادہ لمبا تھا  
اور نہ پست۔ "برہن عازب کہتے ہیں کہ آپ کا قد مائل بہ درازی تھا۔ صحیح میں ہوں تو  
دوسروں سے قد نکلتا ہوا معلوم ہوتا" (شامل)

پیٹ آپ کے پیٹ اور سینہ کی سطح میں پورا تناسب قائم تھا۔ ام ہلال کہتی ہیں۔ جب  
کبھی میری نظر شکم مبارک پر پڑ گئی تو تہہ درتہہ کا فذوں کی گڈی ضرور یاد آگئی " (ابن سعد)  
ام معبد کہتی ہیں۔ پیٹ باہر کو نکلا ہوا نہ تھا۔

سینہ اور کندھے آپ کا سینہ کشادہ تھا۔ کندھے پُر گوشت اور چوٹے تھے۔ ہند بن ابی  
مالہ کہتے ہیں: "آپ کا سینہ چوڑا تھا۔ سینہ اور پیٹ برابر تھے اور کندھوں کا درمیانی فاصلہ عام  
پیمانے سے زیادہ تھا۔" حضرت علی فرماتے ہیں، کہ آپ کے کندھوں کا درمیانی حصہ پُر گوشت  
تھا" (شامل ترمذی)

بازو اور ہاتھ آپ کے ہاتھ لمبے تھے۔ اور انگلیاں دراز تھیں۔ ہتھیلیاں فراخ اور پُر گوشت تھیں  
ہند بن ابی مالہ فرماتے ہیں، کہ آپ کے کلانیوں و راز اور ہتھیلیاں فراخ تھیں اور انگلیاں موزوں

حد تک لمبی تھیں ۽ حضرت اشرف فرماتے ہیں: میں نے کبھی کوئی دیباچہ یا رشیم آپ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم نہیں دیکھا“ (صحیحین)

**قدم** آپ کے پاؤں بے گداز اور بھرے ہوئے تھے۔ ہتھیلیاں چوڑی اور گوشت سے بھری ہوئی تھیں۔ انگلیاں موٹی اور تلوے صاف ستھرے تھے جو بیچ میں سے اٹھے ہوئے تھے۔ پاؤں میں انگوٹھے کے بعد کی انگلی باقی انگلیوں سے بڑی تھی۔ ایڑیاں پتلی پتلی اور خوبصورت تھیں۔ حضرت جابر بن سمیرہ کہتے ہیں کہ آپ کی پنڈلیاں پُر گوشت نہ تھیں۔ حضرت ہند بن ابی ہالہ کا کہنا ہے کہ آپ کی ہتھیلیاں اور پاؤں پُر گوشت تھے۔ تلوے قدرے گہرے اور قدم اتنے چمکنے کہ پانی نہ ٹھہرے“ (شمائل ترمذی)

یوں تو حضورؐ کے خدام نے آپ کی شخصیت کو کم سے کم الفاظ میں پیش کیا ہے جو تصویرِ ام معبد نے کھینچی ہے اس کا جواب نہیں، یہ وہی بدوی خاقون ہے جس کے جیسے میں حضورؐ نے سفرِ ہجرت کے دوران دم لیا تھا وہ حضورؐ کے نام نامی سے ناواقف تھی، اس لئے اپنے شوہر سے حضورؐ کا سراپا اس طرح بیان کرنے لگی:

”میں نے ایک شخص کو دیکھا جو صاف ستھرا تھا۔ حُسن اس پر جلوہ گر تھا۔ چہرہ روشن تھا۔ جسم، خوبصورت تھا۔ نہ توند اسے بد نما بنا رہا تھا۔ نہ شاخوں پر نغسا سا سرہی اسے حقیر ظاہر کر رہا تھا وہ نہایت ہی خوبصورت و حسین تھا۔ آنکھیں بڑی بڑی اور سیاہ ابرو خمیدہ۔ آواز میں اثرِ گردن میں درازی۔ ڈاڑھی گھنی۔ بھویں لمبی پتلی جڑی ہوئیں۔ جب چپ ہوتا تو باوقار ظاہر ہوتا۔ جب بولتا تو شاندار بن جاتا۔ دور سے دیکھو تو سب سے زیادہ دلغریب اور شیریں میٹھی بات چیت۔ نئے تھے بول بولنے والا نہ بالکل کم سخن نہ بہت باتوں۔ گفتگو ایسی جیسے ہار میں موقی پروٹے ہوئے۔ میانہ قد۔ نہ بہت لمبا نہ اتنا چھوٹا کہ نگاہ میں حقیر ہو جائے۔ دو شاخوں کے بیچ میں ایک شاخ مگر وہ باقی دونوں سے ترو تازہ اور نظر فریب۔ اس کے روبرو حاضر، اگر بولتا تو غور سے سنتے۔ حکم دیتا تو تعمیل کے لئے دوڑ پڑتے، بہت سنجیدہ اور ہنس مکہ۔ ترش رُو اور سخت گیر نہیں“

(خصائص) (زاد المعاد جلد ۱ ص ۳۰۷)

سیدہ حضرت عائشہؓ مدلیقہ کا قول ہے: ”حضورؐ سب سے زیادہ حسین چہرے والے تھے۔ سب سے

زیادہ روشن رنگ والے تھے۔ جب کبھی کسی نے حضورؐ کا حلیہ بیان کرنا چاہا تو رُخ افور کو بدرمیر سے ضرورتاً تشبیہ دی۔ چہرے پر پسینہ کی بوندیں بچے موتیوں کی طرح چمکتی تھیں، اور پسینہ مشکِ فالص سے بھی زیادہ مہک رکھتا تھا۔ (خصائص)

خود حضورؐ کو بھی اپنے حسن کا پورا احساس تھا اور اس نعمت پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آئینہ دیکھتے تو فرماتے :  
الحمد لله الذي حسن خلقتي وخلقني (خدا کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے میری صورت اور ہیبت دونوں اچھی بنائی ہے؟)

صحابہ کرامؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی حجت تھی، کہ بیان میں نہیں آسکتی۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ جب حضورؐ نے سفرِ آخرت اختیار کیا تو رُخ و خم سے صحابہؓ کی عجیب حالت ہو گئی تھی۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اگرچہ بڑے ہی ضبط سے کام لیا، مگر صدر سے اندھ ہی اندھ گھلتے رہے۔ اور بالآخر تین برس کے اندر ہی رحلت کر گئے۔ سیدنا علیؓ میں چلنے پھرنے کی طاقت باقی نہیں رہی تھی، برابر بیٹھے رہتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن ابیہ کا یہ حال ہوا، کہ گھلتے اور ڈبلے ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ اسی رُخ میں فوت ہو گئے۔ (المواہب)

صرف انسان ہی نہیں حیوان بھی اپنے طبعی شعور سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ حضورؐ کی سواری کا گدھ گریز میں گر کر مر گیا، اونٹنی نے دانہ اور چارہ چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ مر گئی۔ (المواہب)

اللہ عزوجل نے اپنے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات و صفات کا منظرِ اتم۔ حقیقت و معرفت کے تمام ظاہری و باطنی کمالات کا مخزن، روحانیت کے تمام حاسن و اوصاف کا معدن بنایا تھا، اور آپ کو وہ حسن و جمال عطا فرمایا جسے دیکھ کر نظریں خیرہ ہو گئیں اور جس کا مشاہدہ کر کے زبان کو عالم حیرت میں یہ کہنا پڑا۔ 'ایسا حسین و جمیل تو نہ ان سے قبل دیکھا گیا اور نہ ان سے بعد'۔  
وصلی اللہ علیہ وسلم۔

